مسلمانوں کا عروج وزوال....
اسباب وتدارک
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

مسلمانوں کا عُروج وزَوال ... اَسباب وتَدارک

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مسلمانوں کا عُروج وزَوال... اَسباب وتَدارک

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

مسلمانوں کے عُروج کا سنہری دَور

برادرانِ اسلام! جس طرح انسان بچپن، جوانی اور پھر بڑھاپے کے اَدوار سے گزرتا ہے، اسی طرح اَقوامِ عالَم بھی نشیب وفراز سے گزرتی رہتی ہیں، ایک دَور تھا کہ جب مسلمان علمی وفکری، ادبی وسائنسی، سماجی، اَخلاقی اور تہذیبی وثقافتی لحاظ سے بامِ عروج پر تھے۔ خلافتِ راشدہ سے لے کر سلطنتِ عثمانیہ تک مسلمانوں نے اپنے مثالی عدل وانصاف، حکومت ومُعاشرت، ریاستی نظم ونَسق، علم وحکمت اور فتوحات کے ذریعے ساری دنیا پر حکمرانی کی، اور اقوامِ عالَم کی رَہبری ورَہنمائی کا فریضہ انجام دیا، بالخصوص مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ اور خلفائے راشدین کا دَورِ حکومت مسلمانوں کے عُروج کا سنہری دَور تھا، اس مبارک دَور میں عدل وانصاف کا بول بالا اور قانون کی حکمرانی تھی، عدالتی نظام اس قدر شفّاف اور منصفانہ تھا، کہ امیر وغریب، مسلم وغیر مسلم، اور حاکم ومحکوم کے لیے امتیازی برتاؤ کا کوئی تصوّر نہیں تھا، امن وامان کی

صورتحال بڑی اطمینان بخش تھی، جبکہ لوگوں کے جان ومال اور عزّت وناموس کا تحفظ ریاست کی اوّلین ترجیحات تھیں۔

مسلمانوں کے عروج کے اَسباب

عزیزانِ محترم! مسلمانوں کے عُروج، خوشحالی، ترقّی اور مسلسل فُتوحات کے پیچھے متعدِّد عوامل اور اَسباب کا عمل دخل تھا، ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

قرآن وسنّت پر مضبوطی سے عمل

حضراتِ گرامی قدر! مسلمانوں کی فلاح، کامرانی اور عروج کا سب سے اہم اور بنیادی سبب، قرآن وسنّت پر مضبوطی سے عمل اور پیروی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓىِٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[1] "اے حبیب! وہ (قرآنِ کریم) جو تمہاری طرف اُترا، اور جو تم سے پہلے اُترا، اس پر ایمان لائیں، اور آخرت پر یقین رکھیں، وہی لوگ اپنے رب تعالی کی طرف سے ہدایت پر ہیں، اور وہی لوگ کامیاب وکامران ہیں"۔

قرآن وسنّت کے اَحکام کی پیروی کرنے والے کو اللہ تعالی سلامتی کے راستے پر چلاتا ہے، عروج بخشتا ہے اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾[2] "تمہارے پاس اللہ تعالی کی طرف سے ایک

---

(١) پ١، البقرة: ٤-٥.

(٢) پ٦، المائدة: ١٥، ١٦.

نور آیا اور روشن کتاب۔ اللہ اس سے اُسے ہدایت دیتا ہے جو اللہ کی مرضی پر سلامتی کے راستے پر چلا، اور اپنے حکم سے انہیں اندھیریوں سے رَوشنی کی طرف لے جاتا ہے، اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے"۔

قرآنِ کریم سے محبت اور اس کے اَحکام پر عمل ہی میں ہماری عزّت، ناموَری اور عروج وترقی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ كِتٰبًا فِیْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾[1] "یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب اُتاری جس میں تمہاری ناموَری ونیک نامی ہے، تو کیا تمہیں عقل نہیں!"۔

میرے محترم بھائیو! اگر ہم دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور ساری دنیا پر اسلام اور مسلمانوں کا غلبہ چاہتے ہیں، تو ہمیں حضور نبئ کریم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سنّتوں پر کاربند ہونا پڑے گا، حضرت سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ»[2] "تم پر میری سنّت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنّت لازم ہے!"۔

عدل وانصاف کی بالادستی

عزیزانِ محترم! عدل وانصاف کی بالادستی اور بلا امتیاز اس کی فراہمی وقیام بھی، مسلمانوں کے عروج کے اہم اسباب میں سے ہے، اللہ تعالی نے مسلمانوں کو عدل وانصاف کا حکم دیا ہے اور ناانصافی سے منع کیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ٘ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا

(۱) پ۱۷، الأنبياء: ۱۰.
(۲) "سنن أبي داود" كتاب السُنّة، باب في لُزوم السنّة، ر: ٤٦٠٧، صـ٦٥١.

﴿تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالی کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ! اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس بات پر نہ اُبھارے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو! کہ وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالی سے ڈرو! یقیناً اللہ تعالی کو تمہارے کاموں کی خبر ہے!"۔

غیر مسلموں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ بھی مسلمانوں کے عروج کا ایک اہم سبب ہے، اور قرآنِ کریم میں مسلمانوں کو اس بات کی خاص تاکید فرمائی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾[2] "اللہ تعالی تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دِین میں نہ لڑے، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا، کہ ان کے ساتھ احسان کرو، ان سے انصاف کا برتاؤ برتو، یقیناً انصاف والے اللہ تعالی کو محبوب ہیں"۔

آپسی اتحاد واتفاق

حضراتِ ذی وقار! مسلمانوں کے آپسی اتحاد واتفاق نے بھی مسلمانوں کو بامِ عروج تک پہنچانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا، خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے اتحاد کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾[3] "سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط تھام لو، اور آپس میں فرقوں میں نہ بٹ جانا!"۔ اتفاق واتحاد کی بدَولت

---

(١) پ ٦، المائدة: ٨.

(٢) پ٢٨، الممتحنة: ٨.

(٣) پ ٤، آل عمران: ١٠٣.

اللہ رب العالمین کی مدد ونصرت شاملِ حال رہتی ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «يَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ»[1] "اللہ تعالی کی مدد جماعت یعنی امت کی اکثریت کے ساتھ ہے"۔

دینی غیرت وحمیت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! مذہبی مسائل (Religious Issues) پر دینی غیرت وحمیت کا مُظاہرہ بھی مسلمانوں کے عروج کا ایک اہم سبب ہے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم دینی غیرت وحمیت کے پیکر تھے، وہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم، اہلِ بیت کرام یا شعائرِ اسلام کی توہین وتنقیص یاادنی گستاخی وبےادبی بھی برداشت نہیں کرتے تھے، بلکہ اپنی دینی غیرت وحمیت کے باعث تڑپ اٹھتے تھے، جبکہ آج پاکستان سمیت دنیا بھر میں توہینِ رسالت، توہینِ قرآن، توہینِ صحابہ واہلِ بیت اور گستاخانہ خاکوں کے مُعاملے میں ہماری بےحسی اور لاپرواہی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، اگر ہمارا ایمان مضبوط ہوتا اور ہمارے اندر دینی غیرت وحمیت ویسی ہوتی جیسی ہونی چاہیے، تو شاید ہمارے ردِّعمل کے خوف سے ہی دنیامیں کسی کو گستاخی کی جراءت نہ ہوتی۔

آج شرعی اَحکام سے نابلد ہمارے ناعاقبت اندیش حکمران، اور بعض لبرل کمیونٹی (Liberal Community) گستاخِ رسول کو سزا دینے کے مُعاملے میں پس وپیش سے کام لیتے ہیں، اور یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں کہ "نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم رحمۃٌ للعالمین ہیں، وہ ہمیشہ عفوودرگزر سے کام لیتے تھے، لہذا ہمیں بھی ان شاتمانِ رسول کو مُعاف کردینا چاہیے"۔ ایسوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جہاں اس بات میں کوئی

---

(۱) "جامع الترمذي" باب مَا جَاءَ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَة، ر: ۲۱۶٦، صـ۴۹۸.

شک نہیں کہ سرورِ دو عالم ﷺ اپنے ذاتی دشمنوں کو مُعاف فرما دیتے تھے، وہیں اسلامی تاریخ اس بات پر بھی شاہدِعادِل ہے، کہ اسلام دشمنی میں توہینِ رسالت کے کسی مجرِم کو نبیٔ کریم ﷺ یا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے مُعاف نہیں فرمایا، لہٰذا اَقوامِ عالَم پر ہمارے رعب، دَبدَبہ اور حسّاس مذہبی مسائل (Sensitive Religious Issues) پر بطور ردِّ عمل ہماری دینی غیرت وحمیت بڑی اہمیت کی حامل ہے، اسے اپنے اندر پیدا کیجیے؛ کہ یہ تقاضائے ایمانی اور ایک کامل مؤمن کی نشانی ہے۔

دین وسیاست میں یکجہتی اور ہم آہنگی

جانِ برادر! مسلمانوں کے عروج کے اسباب میں سے ایک اہم سبب دین وسیاست میں یکجہتی اور ہم آہنگی بھی ہے، جب تک مسلمان حکمران سیاست کو عبادت اور دینی فریضہ سمجھ کر بجالاتے رہے، اس وقت تک وہ دوسری اقوام پر غالب رہے، اور جب ہمارے ناعاقبت اندیش حکمران مغرب (West) کی تقلید میں دین وسیاست کو الگ الگ سمجھنے لگے، زوال کا شکار ہونے لگے، کفّار ومشرکین ان پر غالب آنے لگے، اور رفتہ رفتہ مسلمان ساری دنیا میں ایک مغلوب اور مظلوم قوم بن کر رہ گئے۔

عزیزانِ مَن! دینِ اسلام مذہب اور سیاست کے درمیان علیحدگی، یا اس کے جداگانہ تصوّر کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا، یہ عقیدہ اور پروپیگنڈہ اسلام مخالف قوّتوں کا اختراع کردہ ہے کہ "دینِ اسلام کی رُوحانی ومعنوی تعلیمات اور سیاسی نظام میں باہمی کوئی تعلّق نہیں" کتبِ احادیث وسِیَر اور تاریخِ اسلام اس بات پر شاہدِ عادِل ہیں، کہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے مذہبی وسیاسی اُمور کو بیک وقت نہ صرف عملی طور پر انجام دیا، بلکہ کامیابی وکامرانی کی وہ تاریخ رقم کی کہ دنیا تاصبحِ قیامت ویسی نظیر پیش کرنے سے قاصر رہے گی! تاجدارِ رسالت ﷺ نے بحیثیت سربراہِ مملکت،

ریاستِ مدینہ کی باگ ڈور سنبھالی، غزوات میں بذات خود شرکت فرمائی، دیگر ممالک سے سفارتی تعلقات قائم کیے، اپنی ریاست کے شہریوں کو ہر ممکنہ سہولیات فراہم کیں، ان کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا، قانون کی حکمرانی قائم کی، مختلف قبائل اور غیر مسلموں کے ساتھ سیاسی معاہدے کیے، اور ریاست کا نظام بہترین انداز میں چلایا۔ اسی طرح سرکار دوعالم ﷺ کے بعد آپ کے تربیت یافتہ خلفائے راشدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے بھی، مذہبی مُعاملات کے ساتھ ساتھ اسلامی سلطنت کی حکمرانی کا فریضہ اس خوبی کے ساتھ انجام دیا، کہ قیصر وکسریٰ جیسی سپر پاوَرز (Super Powers) کو بھی قدموں تلے روند ڈالا، ؏

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری　　　تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رَواں ہمارا![1]

صرف یہی نہیں، بلکہ محدود مالی وسائل اور مختصر فوجی قوّت کے باوُجود، اسلامی دائرۂ سلطنت کو لاکھوں مربع میل تک پھیلاتے ہوئے عدل وانصاف، اور حقوق العباد کے ایسے قوانین بنائے، جس سے متاثر ہوکر لاکھوں افراد نے تہہ دل سے اسلام قبول کیا۔

حضراتِ ذی وقار! مذہب اور سیاست کے درمیان علیحدگی کے نظریے کو مغربی اصطلاح میں سیکولرِازم (Secularism) کہا جاتا ہے۔ یہ نظریہ جو کلِیسا (Church) سے منحرِف، دین کے خلاف یورپ کی اِلحادی بغاوت کا نتیجہ ہے، اس نظریے نے جہاں ایک طرف مغرب کو کلِیسا کے استبداد کے مقابلے کے لیے کھڑا کیا، وہیں دوسری جانب مغرب (West) کی استعماری قوتوں نے، اسی نظریے کو

---

(۱) "کُلیاتِ اقبال" بانگِ دِرا، ترانۂ ملّی، ص۱۸۶۔

ہماری مذہبی سیاسی قیادت کے خلاف بطورِ ہتھیار استعمال کرتے ہوئے، مسلمانوں کو بھی اسلامی نظام کی حاکمیت سے محروم کر دیا ہے!۔

مسلمانوں کے زوال کے اسباب

برادرانِ اسلام! جب تک مسلمانوں نے قرآن وسنّت کو مضبوطی سے تھامے رکھا، اس پر عمل پیرا رہے، اپنی صفوں میں اتحاد واتفاق کو برقرار رکھا، تعصّب، عِناد اور اختلاف وانتشار سے دُور رہے، دنیا ان کے قدموں میں رہی، حکومت وسلطنت پر مسلمانوں کا راج وحکمرانی قائم رہی، اور یہ اَقوامِ عالَم پر غالب رہے، پھر رفتہ رفتہ مسلمان قرآن وسنّت سے دُور ہو کر بے عملی کا شکار ہوتے گئے، دنیاوی مال ومتاع کی محبت ان کے دل میں گھر کرتی چلی گئی، شَوقِ جہاد اور آپسی اِتحاد واتفاق جاتا رہا، مسلمان عصبیت، قومیت اور لسانیت کے باعث خانہ جنگی کا شکار ہو کر مختلف گروہوں میں بٹ گئے، اور زوال کا شکار ہوتے چلے گئے!۔

عزیزانِ محترم! اگر ہم مسلمانوں کی موجودہ مُعاشی بدحالی، تنزّلی اور زوال کا جائزہ لیں، تو متعدّدِ دُجوہ، عوامل اور اَسباب سامنے آتے ہیں، جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

قرآن وسنّت سے دُوری

حضراتِ گرامی قدر! قرآن وسنّت کے اَحکام وتعلیمات سے دُوری مسلمانوں کے زوال، پستی اور مغلوبیت کا سب سے بڑا اور بنیادی سبب ہے؛ کیونکہ قرآن وسنّت وہ رَہنمائے صراطِ مستقیم ہیں جو ایک مسلمان کے لیے کامیابی وکامرانی کا

سرچشمہ اور ذریعہ ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾[1] "لوگوں کے لیے ہدایت اور رَہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں ہیں!"۔

قرآن وسنّت کو اپنا رہبر ورَہنما بنانے والا کبھی پستی، زوال اور گمراہی کا شکار نہیں ہوسکتا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ﴾[2] "یقیناً وہ عزّت والی کتاب ہے، باطل کو اس کی طرف راہ نہیں، نہ اس کے آگے سے، نہ اس کے پیچھے سے، اُتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے (رب تعالی) کا"۔

میرے محترم بھائیو! کتبِ اَحادیث اس اَمر پر شاہد اور گواہ ہیں کہ مسلمانوں نے جب تک قرآن وسنّت کو مضبوطی سے تھامے رکھا، وہ اَقوامِ عالَم پر غالب رہے، اور کفّار ومشرکین کی اسلام مخالف سازشوں کا شکار ہوکر گمراہ نہ ہوئے، سرکارِ دوجہاں ﷺ نے فرمایا: «تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: (١) كِتَابَ الله (٢) وَسُنَّةَ نَبِيِّه»[3] "میں تمہارے درمیان دو ۲ چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، جب تک تم انہیں تھامے رکھوگے، کبھی گمراہ (Misguide) نہ ہوگے: (ا) اللہ کی کتاب (۲) اور اس کے نبی کی سنّت"۔ صد افسوس! ہم نے قرآن وسنّت سے منہ موڑا، ان کے اَحکام وتعلیمات سے دُوری اختیار کی، جس کے باعث ذِلّت، رُسوائی اور پستی ومغلوبیّت ہم پر مسلط ہوگئی، ؏

---

(١) پ٢، البقرة: ١٨٥.

(٢) پ٢٤، حٰمٓ السجدة: ٤١، ٤٢.

(٣) "موطّأ الإمام مالك" كتاب القدر، ر: ١٦٦٢، صـ٥٠٢.

درسِ قرآن اگر ہم نے بھلایا نہ ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا!

دل میں آیات اُترتیں تو اُجالا ہوتا
نفرت وبُغض کو سینوں میں نہ پالا ہوتا!

رب کے اَحکام سے دامن نہ چُھڑایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا!

تھاما قرآں تو کیے قیصر وکسری نابُود
اس سے منہ پھیر کے خطرے میں ہے امّت کا وُجود!

اور آج ہمارا حال یہ ہے کہ مسلمان دنیا بھر میں ظلم وستم کا شکار ہیں، دہشتگردی کے نام پر اسلام اور اس کے نام لیواؤں کا نام ونشان مٹانے کی کوششیں جاری ہیں، ملکِ شام، یمن، عراق، فلسطین، برما، افغانستان اورکشمیر سمیت دنیا بھر میں، ہر جگہ بے گناہ مسلمانوں کا خون بہایا گیا، ہمارے پیارے آقا ﷺ کی ناموس پرحملے کیے گئے، اور ہم بے بسی کی تصویر بنے یہ سب کچھ ہوتا دیکھتے رہے!۔اگر ہم اس ذلّت ورُسوائی سے چھٹکارا چاہتے ہیں، تو ہمیں صدقِ دل سے قرآن وسنّت کے دامن میں پناہ لینی ہوگی! قرآنِ کریم کو سمجھ کر پڑھنا ہوگا! اس کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا! حضور نبیٔ کریم ﷺ کی سنّتوں کو اپنانا ہوگا؛ کیونکہ ہماری عزّت، شہرت، ترقی، ناموَری اور عروج کا راز، قرآن وسنّت میں پنہاں ہے، جب تک ہم قرآن وسنّت کا حق ادانہیں کریں گے، تب تک ہم عزّت وسربلندی کے راستے پر گامزن نہیں ہوسکتے! ع

وہ زمانے میں معزّز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر![1]

حضراتِ گرامی قدر! اگر ہم واقعی سچے دل سے چاہتے ہیں کہ امّتِ مسلمہ کی عظمتِ رفتہ بحال ہوجائے، اور دنیا میں اسلام کا بول بالا ہوجائے، تو سب سے پہلے ہمیں اپنی انفرادی واجتماعی زندگی کو قرآن وسنّت کے سانچے میں ڈھالنا ہوگا، اپنے شب وروز کے معمولات کو شریعتِ مطہَّرہ کے تابع کرنا ہوگا! کیونکہ جب تک ہم مسلمان قرآنِ کریم کو اپنا رہنما تسلیم نہیں کریں گے، سرورِ کونین ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کی پَیروی نہیں کریں گے، تب تک ذِلّت، رُسوائی اور زوال کا یہ دَور ختم ہونے والا نہیں!!۔

اِفتراق، انتشار اور نااتفاقی

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! باہم اِفتراق، انتشار اور نااِتفاقی بھی مسلمانوں کی پستی وزوال کا ایک اہم سبب ہے، جب تک مسلمانوں نے اپنی صفوں میں اتحاد واتفاق کو برقرار رکھا ساری دنیا پر غالب رہے، مگر جب مسلمان نااتفاقی، تعصّب وعِناد اور اِفتراق واِنتشار کا شکار ہوئے، تو ان کا رعب ودَبدبہ جاتا رہا، شان وشوکت کم ہوگئی اور مسلمان زوال کا شکار ہوگئے۔ اللہ رب العالمین نے قرآنِ کریم میں مسلمانوں کو اِتفاق واِتحاد پر قائم ودائم رہنے کی تاکید فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾[2] "ان جیسے نہ ہونا جو روشن نشانیوں کے باوُجود الگ الگ ہوگئے اور اُن میں پھوٹ پڑگئی، اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے"۔

---

(۱) "کُلیاتِ اقبال" بانگِ درا، جواب شکوہ، صـ۲۳۲۔
(۲) پ ٤، آل عمران: ١٠٥.

باہم اِفتراق، اِنتشار اور نا اِتفاقی، کمزوری، بزدلی اور زوال کا باعث ہے، اللہ ربّ العالمین نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ﴾[1] "اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑا مت کرو! پھر بزدلی کروگے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی"۔ یعنی اتحاد واتفاق کی برکت سے مسلمانوں کا رُعب، دَبدبہ اور غلبہ و عُروج کا تسلسل قائم رہتا ہے، بصورتِ دیگر وہ پستی وزوال کا شکار ہو جاتے ہیں، اور کفّار مشرکین اور ان جیسی دیگر اقوام پر مسلمانوں کا رُعب ودَبدبہ کم ہو جاتا ہے، وہ مسلمانوں کو تَر نوالہ سمجھنے لگتے ہیں، اور ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے لگتے ہیں، دنیا بھر کے مسلمانوں کو آج کچھ ایسی ہی نازک صورتحال کا سامنا ہے، لہذا ہمیں چاہیے کہ آپسی اختلافات کو پسِ پُشت ڈالیں، باہم اتحاد واتفاق سے رہیں، ساری دنیا کے مسلمانوں کے درد کو اپنا درد سمجھیں، ان کے حق میں آواز بلند کریں، اور ان کا ساتھ دیں!۔

ناانصافی، قانون شکنی اور انصاف کا دُہرا معیار

حضراتِ ذی وقار! ناانصافی، قانون شکنی اور انصاف کا دُہرا معیار بھی مسلمانوں کے زوال کا بہت بڑا سبب ہے، جب تک مسلم مُعاشرے میں قانون کی حکمرانی قائم رہی، اور مسلمان عدل وانصاف سے کام لیتے رہے، اس وقت تک مسلمان دوسری قوموں پر غالب رہے، مگر جب سے ہمارے مُعاشرے میں ناانصافی، قانون شکنی اور عدمِ مُساوات کا مرض عام ہو گیا، جب سے امیر غریب، طاقتور اور کمزور اور حاکم ومحکوم کے لیے انصاف کے الگ الگ معیار بن گئے، تب سے مسلمان زوال پذیر ہوتے چلے گئے!۔

---

(١) پ١٠، الأنفال: ٤٦.

دینِ اسلام میں عزّت وِوَجاہت، اثرورُسوخ یا منصب کی بنیاد پر قانون کے تقاضے پورا نہ کرنے، اور انصاف کا دُہرا معیار اپنانے کی سختی سے مُمانعت ہے، ایک بار بنی مخزوم کی ایک عورت فاطمہ بنتِ اَسوَد نے چوری کی، یہ قبیلہ قریش میں عزّت وِوَجاہت کا حامل تھا، لہذا لوگ چاہتے تھے کہ وہ عورت سزا سے بچ جائے، اور مُعاملہ کسی طرح ختم ہو جائے، حضور نبیٔ کریم ﷺ سے مُعافی کی درخواست کی گئی، حضور رحمتِ عالَم ﷺ نے ناراض ہو کر فرمایا: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ، لَقَطَعْتُ يَدَهَا»[1] "تم سے پہلے لوگ اسی لیے تباہ وبرباد ہوئے، کہ وہ کمزوروں پر بلا تامّل حد قائم کرتے، جبکہ اُمراء سے درگزر کیا کرتے تھے، قسم ہے ربِ عظیم کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر فاطمہ بنتِ محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی، تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا!"۔

رنگ، نسل یا ذات پات کی بنیاد پر عدمِ مُساوات یا امتیازی برتاؤ کی مُمانعت کرتے ہوئے حضور نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى»[2] "اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، اور تمہارا باپ (آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی ایک ہے، کسی عربی کو عجمی پر، اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر، اور کسی کالے کو گورے پر، تقویٰ کے سوا کوئی فضیلت حاصل نہیں"۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ دنیا میں اپنا

---

(١) "صحيح البخاري" كتابُ أحاديث الأنبياءِ، ر: ٣٤٧٥، صـ٥٨٦.
(٢) "مسند الإمام أحمد" ر: ٢٣٤٨٩، ٣٨/ ٤٧٤.

کھویا ہوا وقار اور عُروج حاصل کرنے کے لیے، اپنے ملک و مُعاشرہ میں عدل، قانون میں مُساوات اور انصاف قائم کریں، حقدار کو حق دلائیں، مظلوم کو ظالم سے نَجات دلائیں، نسلی اور طبقاتی امتیاز کے بغیر عدل ومُساوات سے کام لیں، اور انصاف کے تقاضے بھرپور انداز سے پورے کریں!۔

عبادت سے دُوری اور ناشکری

عزیزانِ مَن! اللہ ربّ العالمین کی نافرمانی، ناشکری اور فرائض وواجبات سے دُوری بھی مسلمانوں کے زوال کا ایک اہم اور بڑا سبب ہے، کہ خالقِ کائنات عزّوجلّ نے ایمان لانے، اپنی عبادت کرنے، اعمالِ صالحہ بجا لانے، ناشکری سے بچنے اور شرک سے بیزار رہنے والوں سے، حکومت وسلطنت اور عُروج کا وعدہ کرتے ہوئے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾[1] "اللہ نے وعدہ دیا اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے، کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی اُن سے پہلوں کو دی، اور ضرور ان کے لیے جما دے گا اُن کا وہ دِین جو اُن کے لیے پسند فرمایا ہے (یعنی دینِ اسلام کو تمام اَدیان پر غالب فرمائے گا) اور ضرور اُن کے اگلے خوف کو اَمن سے بدل دے گا، میری عبادت کریں، میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں، اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ نافرمان ہیں"۔

---

(۱) پ۱۸، النور: ۵۵.

مغربی اَفکار اور کلچر سے محبت و مرعوبیت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! موجودہ دَور کے مسلمان مغربی اَفکار اور طرزِ حیات سے بے پناہ محبت و مرعوبیت رکھتے ہیں، یورپ وامریکہ (Europe and America) کی اندھی تقلید میں فخر محسوس کرتے ہیں، ان کے سیاسی، معاشی اور مُعاشرتی اُصول کی پیروی میں فلاح (کامیابی) تلاش کرتے ہیں، حتیٰ کہ ان جیسا لباس پہننے اور ان کے نت نئے فیشن (Fashion) اپنانے میں اپنی عزّت تصوّر کرتے ہیں، جبکہ یہ چیز امتِ مسلمہ کی تہذیب اَور ثقافت کے زوال اور اَخلاقی طَور پر دیوالیہ ہونے کا باعث بن رہی ہے، لہذا ہمیں مغرب کی بے جا تقلید اور طرزِ حیات کو ترک کر کے اسلامی تہذیب و ثقافت کو اپنانا ہے؛ کہ اسی میں ہماری دنیا وآخرت کی بہتری اور عروج کا راز پوشیدہ ہے!۔

نیکی کی دعوت کے جذبے کا مفقود ہونا

جانِ برادر! نیکی کی دعوت اور برائیوں سے منع کرنا بھی مسلمانوں کے عروج کا ایک اہم سبب اور دینی فریضہ ہے، بدقسمتی سے ہمارے اندر یہ جذبہ مفقود ہوتا جارہا ہے، اور یہ چیز بھی امتِ مسلمہ کے زوال کا ایک سبب ہے؛ کیونکہ مسلمانوں کی بقاوفلاح کے لیے ضروری ہے کہ انہیں نیکی کی دعوت دی جائے، برائی سے منع کیا جائے، اپنے مُعاشرے کی تباہی، بربادی اور زوال کی طرف ان کی توجہ دلائی جائے؛ تاکہ وہ گناہوں سے اجتناب کریں، اعمالِ صالحہ بجالائیں، اور مخلوقِ خدا کی بہتری کے لیے کام کریں! صد افسوس کہ آج ہم نے امر بالمعروف ونہی عن المنکَر کے اس مقدّس فریضہ کو ترک کر دیا، جس کے باعث ذِلّت، رُسوائی اور پستی وزوال ہمارا مقدّر بن گئے!۔

فکری ونظری جُمود اور علوم وایجادات سے غَفلت

میرے محترم بھائیو! مسلمانوں کے اسبابِ زوال میں ان کا فکری ونظری جُمود اور علوم وِایجادات سے غفلت بھی ایک اہم اور بڑا سبب ہے، ایک وقت تھا کہ جب اسلامی ممالک علوم وِایجادات کے مرکز ہوا کرتے، دنیا کی بہترین یونیورسٹیاں (Universities)، سائنسی لیبارٹریز (Scientific Laboratories) اور رصدگاہوں (Observatories) کا قیام عمل میں آرہا تھا، نت نئ ایجادات (Inventions) اور تجربے ہورہے تھے، لیکن بدقسمتی سے ایک وقت وہ آیا کہ جب مسلمان دنیا کی رنگینیوں اور چکاچوند میں کھوکر علمی انحطاط اور فکری ونظری جُمود کا شکار ہوگئے، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مغربی اَقوام علمی وسائنسی میدان میں بھی ہم سے آگے نکل گئیں، اور آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم ہر چیز کے لیے مغربی ممالک (Western Countries) کے محتاج ہوکر رہ گئے ہیں!!۔

دنیاوی مال واَسباب سے محبت

میرے محترم بھائیو! عالمِ اسلام کی پستی، زوال اور بربادی کا ایک بڑا سبب ان کی دنیاوی مال واَسباب سے محبت بھی ہے، یہ ایک ایسی قلبی بیماری ہے جو تمام خطاؤں کی جڑ ہے، حضرت سیّدنا حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ»[1] "دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے!"۔

دنیا کی محبت میں مبتلا ہوکر آج ہم اپنا مقصدِ حیات بھلا بیٹھے ہیں، بے ایمانی، رشوت ستانی، حرام خوری، سود وقمار بازی، ناپ تول میں کمی جیسی مذموم صفات

---

(١) "الزُهد" لابن أبي الدنيا، ر: ٩، صـ٢٦.

ہماری پہچان بن چکی ہیں، اگر ہم نے ان مذموم صفات اور دنیا کی محبت سے اپنی جان نہ چھڑائی، اپنے دل میں آخرت کا خوف پیدا نہ کیا، اور اسلامی ممالک کے بجائے کفّار ومشرکین پر بھروسہ کرنا ترک نہ کیا، تو اللہ تعالی ان کے دلوں سے ہمارا بچا کھچا رُعب ودَبدبہ بھی ختم فرما دے گا، اور یہ قومیں اتحادی ممالک یا نیٹو اَفواج (NATO Forces) وغیرہ کے نام سے ہم پر حملہ آوَر ہوتی رہیں گی!!۔

حضرت سیّدنا ثَوبان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا» "عنقریب ایک ایسا وقت آئے گا جب دوسری اَقوام تمہارے خلاف ایک دوسرے کو ایسے بلائیں گے جیسے کھانے والے ایک دوسرے کو اپنے پیالے (دَسترخوان) پر بلاتی ہیں" کسی نے عرض کی کہ کیا ایسا ہماری قلّت کے باعث ہوگا؟ فرمایا: «بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ المَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ» "بلکہ اُن دنوں تم اکثریت میں ہوگے، لیکن ایسے بے کار ہوگے جیسے سیلاب کا لایا ہوا کچرا، اللہ تعالی تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رُعب نکال دے گا، اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دے گا!" سائل عرض گزار ہوا کہ یارسولَ اللہ! بزدلی کیا ہے؟ فرمایا: «حُبُّ الدُّنْيَا، وَكَرَاهِيَةُ المَوتِ»[1] "دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا"۔

اَسبابِ زوال کا تدارُک

حضراتِ گرامی قدر! اگر ہم مسلمان اپنی کھوئی ہوئی شان وشوکت، عزّت

---

(١) "سنن أبي داود" باب في تداعي الأمم على الإسلام، ر: ٤٢٩٧، صـ٦٠٣ .

وَجاہت، حکومت وسلطنت اور عُروج واپس حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو ہمیں اَسبابِ زوال کا تَدارک کرنا ہوگا، جس کے لیے حسبِ ذیل چند نکات پر عمل درآمد نہایت ضروری ومفید ہے:

اسلام کی حاکمیّت

عزیزانِ مَن! عالمِ اسلام کے لیے زوال کا باعث بننے والے اَسباب سے نَجات حاصل کرنے، اور اپنا کھویا ہوا عروج دوبارہ حاصل کرنے کے لیے، سب سے پہلے ضروری ہے کہ ہم دل وجان سے دینِ اسلام کی حاکمیّت کو تسلیم کریں، کہ اسی میں فلاح ونجات اور سعادت ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ﴾[1] "جو کوئی اسلام کے سوا دِین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا!"۔

قرآنِ کریم سے محبت ورَہنمائی

حضراتِ ذی وقار! قرآنِ کریم سے محبت، رَہنمائی اور مضبوط رشتہ ہی مسلمانوں کی ترقی اور عروج کا باعث ہے، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَاماً، وَيَضَعُ بِهِ آخَرِين»[2] "اللہ تعالی اس کتاب (قرآنِ مجید) کی بدَولت کچھ لوگوں کو عزّت دیتا ہے، اور کچھ لوگوں کو ذِلّت میں مبتلا کر دیتا ہے"، یعنی اللہ تعالی اسی کتاب کی بدَولت مسلمانوں کو ترقی، عروج اور بلندی سے سرفراز فرمائے گا، اور اسی کتاب کو چھوڑنے کے باعث ذِلّت، رُسوائی اور پستی وزوال میں مبتلا فرمائے گا!۔

---

(۱) پ ۳، آل عمران: ۸۵.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب صلاة المسافرين، ر: ۱۸۹۷، صـ۳۲۹ .

سیرت وکردار کی تعمیر اور ذاتی کمزوریوں کی اِصلاح

جانِ برادر! قوموں کے عروج وزوال میں فرد کی سیرت وکردار کا بڑا اہم عمل دخل ہے، لہذا ضروری ہے کہ ہم بحیثیت مسلمان قوم اپنی سیرت وکردار کی تعمیر پر خصوصی توجہ دیں، جھوٹ، چغلی، غیبت، حسد، وعدہ خلافی، کینہ پروَری، بددِیانتی، رشوَت ستانی، حرام خوری اور کام میں سستی وکاہلی جیسی مذموم صفات سے جان چھڑائیں، اور ایک اچھے اور باعمل مسلمان بنیں؛ کیونکہ جب تک ہم لوگ اپنی سیرت وکردار کی تعمیر اور ذاتی اصلاح پر توجہ نہیں دیں گے، اس وقت تک ہم ایک کامیاب قوم نہیں بن سکتے! ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر کیا خوب فرمایا: ؏

اَفراد کے ہاتھوں میں ہے اَقوام کی تقدیر

ہر فرد ہے ملّت کے مقدّر کا ستارا![1]

نوجوان نسل کی ترجیحات کا دُرست تعین

میرے محترم بھائیو! نوجوان کسی بھی قوم کا اَثاثہ ہوتے ہیں، لہذا اس اَمر میں کوئی شک وشُبہ نہیں کہ قوموں کی تعمیر، تشکیل اور ترقی وعروج میں نوجوان نسل کا بڑا اہم کردار ہوا کرتا ہے، لہذا ضروری ہے کہ ہماری نوجوان نسل اپنی ترجیحات اور سَمت کا دُرست تعین کرے؛ کیونکہ اگر یہی نوجوان سستی، کاہلی، غفلت اور تَن آسانی کے عادی ہوجائیں، تو قوم کے زوال پذیر ہونے میں دیر نہیں لگتی، بدقسمتی سے آج ہماری نوجوان نسل کا بھی کچھ یہی حال ہے، اُن کا سارا دن انٹرنیٹ (Internet) اور موبائل فون (Mobile Phones) پر گیمز (Games) کھیلنے، اور فلمیں ڈرامے دیکھنے میں

---

(۱) "کُلیاتِ اقبال" اَرمغانِ حجاز، بڈھے بلوچ کی نصیحت بیٹے کو، صـ۱۳۷۔

گزرتا ہے، دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے، یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے خلاف کیا سازشیں کر رہے ہیں، ان کی تہذیب، ثقافت اور اسلامی تعلیمات کو کیسے مسخ کیا جا رہا ہے، انہیں اس کی کچھ خبر یا پرواہ نہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ ہمارے نوجوان اَغیار کی ان اسلام مخالف سازشوں کو سمجھیں، عالَمی حالات وواقعات پر گہری نظر رکھیں، سائنسی علوم کے حُصول پر خصوصی توجہ دیں، اور مسلمان قوم کی ترقی وعروج کے لیے ہر دم کوشاں رہیں، انٹرنیٹ (Internet) اور موبائل فون پر اپنا وقت ضائع نہ کریں، سستی وکاہلی سے نجات حاصل کریں؛ کہ عالمِ اسلام کے غلبہ وعروج کے لیے سستی وکاہلی سے نجات بہت ضروری ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾[1] "سُستی نہ کرو اور غم نہ کھاؤ، تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو!"۔

شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال رحمہ اللہ نے مسلمان نوجوانوں کی اسی کیفیت اور تن آسانی پر شکوہ کرتے ہوئے فرمایا: ؏

ترے صوفے ہیں افرنگی، ترے قالیں ہیں ایرانی

لہو مجھ کو رُلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی![2]

اُمتِ مسلمہ کے نوجوانوں کے لیے لمحۂ فکریہ

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اللہ ربّ العالمین نے اسلامی ممالک کی اکثریت کو کثیر معدنی وسائل، زرِ مُبادلہ اور اَفرادی قوّت سے نوازا ہے، اگر پاکستان کی بات کریں تو دنیا کی بہترین اَفواج اور ایٹمی قوّت ہمارے پاس ہے، لیکن اس کے باوُجود

---

(۱) پ ٤، آل عمران: ١٣٩.

(۲) "کُلیاتِ اقبال" بالِ جبریل، ایک نوجوان کے نام، صـ٤٤ـ۔

اُمتِ مسلمہ مجموعی طَور پر پستی، زوال اور ظلم وستم کا شکار ہے، اس کی بنیادی وجہ قرآن وسنّت سے دُوری، ہماری بے عملی، گناہوں کی کثرت، مغرب کی بے جاتقلید، علوم واِیجادات میں ہماری عدم دلچسپی، دین وسیاست میں عدم یکجہتی، اسلامی تعلیمات سے بے گانگی، اور اپنے عظیم الشان ماضی سے غفلت وعدم آگاہی ہے، لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنی شاندار اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں، مسلمان حکمرانوں، سائنسدانوں، علمائے دین، اور فاتحین کے کارناموں سے آگاہی حاصل کریں، اسلامی سلطنت کی شان وشوکت اور رُعب ودَبدبہ سے متعلق کتب کا مُطالعہ کریں، مسلمانوں کی سیاسی، مُعاشی اور اقتصادی حکمتِ عملیوں سے متعلق معلومات حاصل کریں؛ تاکہ ہماری نوجوان نسل میں اپنا کھویا ہوا عُروج ووقار دوبارہ حاصل کرنے کی جستجو اور تڑپ پیدا ہو، اور وہ اپنا وقت کھیل کود اور ادھر اُدھر ضائع کرنے کے بجائے، دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے کام کریں، اور اس مقصد کو پانے کے لیے شب وروز محنت کریں، کہ بقول شاعرِ مشرق: ؏

نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر

تو شاہیں ہے، بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں!(۱)

دعا

اے اللہ! عالمِ اسلام کو اپنا کھویا ہوا عُروج واپس عطا فرما، مسلمان قوم کو مزید پستی وزوال سے بچا، قرآن وسنّت کو مضبوطی سے تھامنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کا جذبہ عنایت فرما، مسلمانوں کو اعمالِ صالحہ کی توفیق مَرحمت فرما، بداعمالیوں اور گناہوں سے نَجات عطا فرما، کفّار، مشرکین اور مغرب کی اندھی تقلید سے محفوظ فرما!۔

---

(۱) "کُلیاتِ اقبال" بالِ جبریل، ایک نوجوان کے نام، ص۴۴۸۔

اے اللہ! اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم

وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.